وائیٹ الحجہ
امام احمد رضا ایک عظیم مصلحِ امت
مدیر
ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
معاونین
مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری
www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

# امام احمد رضا ایک عظیم مُصلحِ اُمت


مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

# امام احمد رضا ایک عظیم مُصلحِ اُمت

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبِهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسم الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

## برصغیر کا ایک عظیم مسلم رَہنما اور دینی پیشوا

برادرانِ اسلام! امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خاں رحمہ اللہ تعالیٰ کا نام کسی تعارُف کا محتاج نہیں، عرب وعجم میں آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کی دینی خدمات کا اعتراف کیا جاتا ہے، آپ اپنے عہد میں برصغیر کے سب سے بڑے دینی پیشوا تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے محبت وعقیدت رکھنے والے، اور آپ کی تعلیمات پر عمل کرنے والے مسلمان، دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ہیں، دینِ اسلام کے لیے امامِ اہلِ سنّت رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمات ناقابلِ فراموش ہیں، آپ نے اپنے قلم کے ذریعے اُمّتِ مسلمہ کو باہم اتّحاد کا درس دیا، ان کے دلوں میں عشقِ رسول کی شمع جلائی، عقائدِ اہلِ سنّت کا تحفظ فرمایا، سر اٹھانے والے نت نئے فتنوں کی سرکوبی کی، بد مذہبوں کا رَد فرمایا، نیز اَخلاقی وعلمی اعتبار سے پستی کے شکار مسلم مُعاشرے کی اصلاح فرمائی۔

امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صرف ایک عظیم فقیہ اور بے مثال مسلم رَہنما ہی نہیں تھے، بلکہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُمّت کے ایک عظیم مُصلح (اصلاح کرنے والے) قائد بھی تھے، یہود، نصاریٰ اور ہندوؤں کی سازشوں، اور امّتِ مسلمہ کے داخلی وخارجی مسائل پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بڑی گہری نظر تھی، مسلمانوں کی حالتِ زار، بے عملی اور دین سے دُوری پر آپ کا دل بہت رنجیدہ اور ملول رہتا، یہی وجہ ہے کہ سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ زندگی بھر مختلف فتنہ وفساد کی سرکوبی، اور اصلاحِ مُعاشرہ کے لیے بھرپور کردار ادا کرتے رہے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فتاویٰ اور تحریریں اس بات کا واضح اور بیّن ثبوت ہیں![1] ؏

مدّت ہوئی ہے آپ کو پردہ کیے ہوئے　　لیکن ہر ایک بزم میں چرچا رضا کا ہے

## خانقاہی نظام کی اِصلاح

عزیزانِ محترم! امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دَور میں، امتِ مسلمہ کو اندرونی وبیرونی سَطح پر متعدّد مسائل کا سامنا رہا، جہاں متحدہ ہندوستان میں نت نئے فتنوں نے سر اٹھایا، فرقہ واریت عام ہوئی، ضلالت وگمراہی کا بازار گرم ہوا، وہیں ہمارا خانقاہی نظام بھی شدید متاثر ہوا، ہمارے بعض درباروں اور آستانوں پر مختلف غیر شرعی اُمور کا ارتکاب ہونے لگا، بدعات وخُرافات نے مقدّس درگاہوں پر ڈیرے ڈال لیے، بزرگانِ دین اور حقیقت ومعرفت کے اَسرار ورُموز سے آشنا اولیائے کرام قدس اسرارہم کی مَسندوں پر، فاسق وفاجر، بے نمازی، اور شراب وکباب کے دِلدادہ لوگ قابض ہوگئے، بے پردگی عام ہوگئی، مرد وزَن کا اختلاط عام ہوگیا، اور

(۱) دیکھیے: "امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور اِصلاحِ مُعاشرہ" واعظ الجمعہ ۱۱ اکتوبر ۲۰۲۱ء۔

صاحبِ مزار اور گدی نشین پیروں کو بطورِ تعظیم سجدہ کیا جانے لگے!۔

امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ایک عظیم مصلحِ امّت کا کردار ادا کرتے ہوئے، ان بدعات وخُرافات کا سختی سے قلع قمع فرمایا، اور اپنے قلم کے ذریعے مسلمانوں کے عقائد واَعمال کی اصلاح فرمائی، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے سجدۂ تعظیمی کی حرمت میں "الزُّبدة الزَّكية لتحريم سُجود التحيّة"[1] نام سے باقاعدہ ایک مبسوط رسالہ تحریر فرمایا، جس میں متعدّد آیاتِ قرآنیہ، چالیس ۴۰ اَحادیثِ مبارکہ اور تقریبًا ڈیڑھ سو ۱۵۰ فقہی نُصوص سے ثابت کیا کہ "عبادت کی نیّت سے غیرُ اللہ کو سجدہ کرنا کفر وشرک ہے، جبکہ احترام وتعظیم کی نیّت سے ہو تب بھی حرام ہے"۔

اسی رسالۂ مبارکہ میں ایک مقام پر ارشاد فرمایا: "مسلمان اے مسلمان! اے شریعتِ مصطفوی کے تابعِ فرمان! جان اور یقین جان! کہ سجدہ حضرت (عزّ جلالُہ) کے سوا کسی کے لیے نہیں، اس کے غیر کو سجدۂ عبادت تو یقینًا اِجماعًا شرکِ مہین وکفرِ مبین ہے! اور سجدۂ تحیت (تعظیمی) بھی حرام وگناہِ کبیرہ بالیقین (ہے!)"[2]۔

میرے محترم بھائیو! ہندوستان بھر میں ہزاروں مزارات، خانقاہیں، آستانے، اور گدی نشین ہیں، امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے کسی کی ناراضگی کی پرواہ نہیں کی، صرف حکمِ شریعت کو مقدّم رکھا، اور کسی بھی نام نہاد دُنیوی مصلحت کا شکار ہوئے بغیر، اصلاحِ امت کا فریضہ انجام دیا!۔

---

(۱) دیکھیے: "فتاوی رضویہ" "کتاب الحظر والاِباحۃ، رسالہ "الزُّبدة الزَّكية" ۱۵/۴۹۵-۵۷۳۔

(۲) ایضًا، ص۴۹۸۔

علمِ دین سے دُوری اور جہالت کے باعث، جب بعض لوگوں نے مزاراتِ اولیاء کا خانۂ کعبہ کی مثل طواف شروع کر دیا، تو امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس مُعاملے میں بھی امت کی اِصلاح فرمائی، اور انہیں دُرست شرعی مسئلہ سے آگاہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: "مزار کا طواف جو محض بہ نیّت تعظیم کیا جائے نا جائز ہے؛ کہ تعظیم بالطواف مخصوص بخانۂ کعبہ ہے۔ مزار کو بوسہ دینا نہ چاہیے، علماء اس میں مختلف ہیں، اور بہتر بچنا ہے، اور اسی میں ادب زیادہ ہے!"[1]۔

سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دَور میں مزارات پر تہ دَر تہ چادریں چڑھانے کا سلسلہ بڑا عام تھا، لوگ اپنے اِرد گرد موجود غریبوں، ضرور تمندوں اور مسکینوں کو نظر انداز کرتے، لیکن بزرگانِ دین کے مزارات پر چادر بڑے اہتمام سے چڑھایا کرتے، امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس مُعاملے میں بھی امت کی دُرست رہنمائی فرمائی، اور ان کے اعمال کی اصلاح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: "جب چادر موجود ہو، اور وہ ابھی پرانی یا خراب نہ ہوئی کہ بدلنے کی حاجت ہو، تو بے کار چادر چڑھانا فضول ہے، بلکہ جو دام (قیمت) اس میں صرف کریں، ولیُ اللہ کی رُوحِ مبارک کو اِیصالِ ثواب کے لیے کسی محتاج کو دے دیں"[2]۔

## عقائدِ اُمت کی اصلاح

حضراتِ گرامی قدر! چودہویں صدی ہجری میں مسلمانوں کے عقائد واعمال کی اِصلاح کا سہرا، بلا شک وشبہ امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سر

---

(۱) ایضًا، کتاب الجنائز، باب اَحوال قُربِ موت، ۷/۳۳۱۔

(۲) "اَحکامِ شریعت" حصّہ اوّل، مزاراتِ اولیاء، ص۸۹۔

ہے، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے نہ صرف اُمّتِ مسلمہ کے عقائد و نظریات کی حفاظت فرمائی، بلکہ انہیں ضعیفُ الاعتقادی کے دَلدَل سے باہر بھی نکالا۔ جب لوگوں نے یہ سمجھ کر قبروں پر چراغ جلانا شروع کر دیے، کہ اس سے مُردوں کا دل بہلتا ہے، اور ان کی قبروں میں روشنی ہوتی ہے، تب امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اس ضعیفُ الاعتقادی کا خوب رَد فرمایا، اور امتِ مسلمہ کی دُرست عقائد و نظریات کی طرف رہنمائی فرمائی۔

امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا: "جس طرح یہاں جُہّال میں رَواج ہے کہ مردہ کو جہاں کچھ زمین کھود کر نہلاتے ہیں، جسے عوام لحد کہتے ہیں، وہاں چالیس ۴۰ رات چراغ جلاتے، اور یہ خیال کرتے ہیں کہ چالیس ۴۰ شب رُوح لحد پر آتی ہے، اندھیرا دیکھ کر پلٹ جاتی ہے۔ یونہی اگر وہاں جُہّال میں رَواج ہو کہ موت سے چند رات تک گھروں سے شمعیں جلا کر قبروں کے سرہانے رکھ آتے ہوں، اور یہ خیال کرتے ہوں کہ "نئے گھر میں بے روشنی کے گھبرائے گا" تو اس کے بدعت ہونے میں کیا شبہ ہے؟! اور اس کا پتا یہاں بھی قبروں کے سرہانے چراغ کے لیے طاق بنانے سے چلتا ہے، اور بے شک اس خیال سے جلانا، فقط اِسراف و تضییعِ مال ہی نہیں کہ محض بدعتِ عمل ہو، بلکہ بدعتِ عقیدہ ہوئی؛ کہ قبر کے اندر اِن چراغوں سے رَوشنی واَموات کا اس سے دل بہلنا سمجھا!"(۱)۔ ع

دِین کا دشمن ہو یا دوست سب کے واسطے

(۱) "فتاوی رضویہ" "کتاب الجنائز، باب اَحوالِ قُربِ موت، رسالہ "بریق المنار" ۷/۳۱۱۔

ہے تیری حق گو زباں احمد رضا خاں قادری[1]

## عقیدۂ ختمِ نبوّت پر اُمت کی رہنمائی

حضراتِ ذی وقار! جب مسلمانوں کے ایمان کی اَساس، یعنی عقیدۂ ختمِ نبوّت سے، لفظوں کی ہیر پھیر کے ذریعے چھیڑ چھاڑ کرنے کی کوشش کی گئی، اور بعض بدبختوں کی طرف سے یہ کہا گیا کہ "بالفرض آپ کے زمانے میں بھی، کہیں اَور کوئی نبی ہو، جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے"[2]۔ "بلکہ اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو، تو بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا"[3]، تب امام اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالی علیہ فوری طَور پر میدانِ عمل میں اُترے، اور ہندوستانی مسلمانوں کے عقیدۂ ختمِ نبوّت کی حفاظت فرمائی، اور بحیثیت مصلحِ امت، عقیدۂ ختمِ نبوّت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے متعلق رہنمائی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"حضور پُرنور خاتم النبیین سیّد المرسلین (صلّی اللہ تعالی علیہ وسلّم وعلیہم اجمعین) کا خاتم، یعنی دنیا میں تشریف لانے میں آخرِ جمیع انبیاء ومرسلین بلا تاویل وبلا تخصیص ہونا، ضروریاتِ دین سے ہے، جو اس کا منکِر ہو، یا اس میں اَدنیٰ شک وشبہ کو بھی راہ دے، وہ کافر مرتَد ملعون ہے! آیۂ کریمہ: ﴿وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ﴾[4] "ہاں (محمد) اللہ کے رسول ہیں، اور سب نبیوں کے آخری نبی ہیں"،

---

(۱) "قبالۂ بخشش" آبروئے مومناں احمد رضا خاں قادری، صـ۳۴۸۔

(۲) "تحذیر الناس" آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا حقیقی مفہوم ...الخ، صـ۱۸۔

(۳) ایضًا، روایتِ حضرت عبد اللہ بن عبّاس کی تحقیق، صـ۳۴۔

(٤) پ ۲۲، الأحزاب: ٤٠.

اور حدیثِ متواتر: «لَا نَبِيَّ بَعْدِي!»[1] کہ "میرے بعد کوئی نبی نہیں" سے تمام اُمّتِ مرحومہ نے سلَفاً وخلَفاً ہمیشہ یہی معنی سمجھے، کہ حضورِ اقدس ﷺ بلا تخصیص، تمام انبیاء میں آخر نبی ہوئے، حضور ﷺ کے ساتھ یا حضور کے بعد، قیامِ قیامت تک کسی کو نبوّت ملنی مُحال (ناممکن) ہے"[2]۔ ع

کلکِ رضا ہے خنجرِ خونخوار برق بار

اَعداء سے کہہ دو خیر منائیں، نہ شر کریں![3]

## اصلاحِ اعمال اور امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

عزیزانِ مَن! خوشی ہو یا غم، عشرۂ محرّم الحرام ہو یا ماہِ ربیع الاوّل کی پُرنور ساعتیں، امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ہر موقع پر امّتِ مسلمہ کے عقائد واعمال کی اصلاح فرمائی، اور انہیں ضلالت وگمراہی کے عمیق دَلدَل میں گرنے سے بچایا۔ پاک وہند میں عموماً دیکھنے میں آیا ہے، کہ لوگ شادی بیاہ کی فُضول رسم ورَواج کو پورا کرنے، اور اپنی ظاہری نمود ونمائش کو برقرار رکھنے کے لیے قرض مانگتے، اور مدد کے لیے دستِ سوال بھی دراز کرتے نظر آتے ہیں، امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اس مُعاملے میں بھی ہماری اصلاح فرمائی، اور ہمیں فعلِ حرام کے ارتکاب سے بچاتے ہوئے ارشاد فرمایا:

---

(۱) "صحيح البخاري" باب ما ذكر عن بني إسرائيل، ر: ٣٤٥٥، صـ٥٨٢.
و"صحيح مسلم" كتاب الإمارة، ر: ٤٧٧٣، صـ٨٢٧.

(۲) "فتاویٰ رضویہ" "کتاب الردّ والمناظرۃ، رسالہ "المبين ختم النبيّين" ۲۵/۲۲، ملخّصاً۔

(۳) "حدائقِ بخشش" حصّہ اوّل، اہلِ صراط روحِ امیں کو خبر کریں، ص۹۸۔

"رُسومِ شادی کے لیے سوال (یعنی مانگنا) حرام ہے؛ کہ نکاح شرع میں اِیجاب وقبول کا نام ہے، جس کے لیے ایک پیسے کی بھی ضرورت شرعاً نہیں "[1]۔

محرّم الحرام کا مہینہ انتہائی بابرکت اور عزّت و حُرمت والا مہینہ ہے، یہ مہینہ گذشتہ شریعتوں میں بھی ادب واحترام کا حامل تھا، واقعۂ کربلا کے باعث ہم مسلمانوں کی اس ماہِ حُرمت سے ایک جذباتی وابستگی اور عقیدت بھی ہے، لیکن صدافسوس کہ گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ، اس بابرکت مہینے میں بیہودہ رسم ورَواج اور خُرافات کا سلسلہ بڑھتا ہی چلا جارہا ہے، امام اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب لوگوں کو اس ماہِ مبارک کی بے توقیری کا ارتکاب کرتے پایا، تو فوراً ان کے اعمال کی اِصلاح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"غرض عشرۂ محرّم الحرام کہ اگلی شریعتوں سے اس شریعتِ پاک تک، نہایت بابرکت ومحلِ عبادت ٹھہرا ہوا تھا، ان بیہودہ رُسوم نے جاہلانہ اور فاسقانہ میلوں کا زمانہ کر دیا، پھر وَبالِ ابتداع (بدعت) کا وہ جوش ہوا کہ خیرات کو بھی بطورِ خیرات نہ رکھا، رِیا وتفاخُر (دِکھاوا اور فخر کرنا) علانیہ ہوتا ہے، پھر وہ بھی یہ نہیں کہ سیدھی طرح محتاجوں کو دیں، بلکہ چھتوں پر بیٹھ کر پھینکیں گے، روٹیاں زمین پر گر رہی ہیں، رزقِ الٰہی کی بے ادبی ہوتی ہے، پیسے ریتے میں گر کر غائب ہوتے ہیں، مال کی اِضاعت (ضائع کرنا) ہو رہی ہے، مگر نام تو ہو گیا کہ فُلاں صاحب لنگر لُٹا رہے ہیں، اب بہارِ عشرہ کے پھول کھلے، تاشے باجے بجتے چلے، طرح طرح کے کھیلوں کی

---

(۱) "فتاویٰ رضویہ" کتاب الحظر والاِباحۃ، رسالہ "خیر الآمال" ۱۶/۵۶۴۔

دُھوم، بازاری عورتوں کا ہر طرف ہجوم، شہوانی میلوں کی پوری رُسوم، جشن یہ کچھ اور اس کے ساتھ خیال وہ کچھ، کہ گویا یہ ساختہ (خود بنائی ہوئی) تصویریں بعینہا حضراتِ شُہداء (رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین) کے جنازے ہیں، کچھ نوچ اُتار، باقی توڑ تاڑ دفن کر دیے۔ یہ ہر سال اِضاعتِ مال کے جُرم ووَبال جداگانہ رہے۔ اللہ تعالی صدقہ حضراتِ شہدائے کربلا (علیہم الرضوان والثناء) کا ہمارے بھائیوں کو نیکیوں کی توفیق بخشے، اور بُری باتوں سے توبہ عطا فرمائے، آمین!"[1]۔

امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے دَور میں سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ اور دیگر شُہدائے کربلا کی یاد میں جھوٹے شہادت نامے، اور مَن گھڑت واقعات پڑھے سُنے جاتے، اور یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے، امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے مُعاشرے کے اس تاریک پہلو کو بھی نظر انداز نہیں فرمایا، اور ان کی اصلاح کے جذبے سے سرشار ہوکر ارشاد فرمایا: "شہادت نامے نثر یا نظم جو آج کل عوام میں رائج ہیں، اکثر روایاتِ باطلہ وبے سر وپا سے بھرے، اور اکاذیبِ مَوضوعہ (مَن گھڑت جھوٹ) پر مشتمل ہیں، ایسے بیان کا پڑھنا سننا، وہ شہادت ہو یا کچھ اَور، مطلقاً حرام وناجائز ہے، خصوصًا جبکہ وہ بیان ایسی خُرافات کو متضمِن (شامل) ہو جن سے عوام کے عقائد میں تزلزُل واقع ہو؛ کہ پھر تو اَور بھی زیادہ زہرِ قاتل ہے، ایسے ہی وُجوہ پر نظر فرما کر، امام حجۃ الاسلام محمد محمد محمد غزالی (قدّس سرّہ العالی) وغیرہ ائمۂ کرام نے حکم فرمایا کہ شہادت نامہ پڑھنا حرام ہے!"[2] ع

---

(۱) ایضًا، رسالہ "أعالي الإفادة في تعزية الهند وبيان الشهادة" ۱۶/۶۵۴۔

(۲) ایضًا، مجالسِ میلاد شریف میں شہادت نامہ نثر یا نظم پڑھنا سننا مطلقاً حرام وناجائز ہے، ص۶۵۵۔

تیری ہر بات ہے آئینۂ حق وباطل
تیرے ہر کام میں ہے رنگ نرالا تیرا![1]

## تحریری صورت میں مسلم اُمّہ کی اِصلاح

جانِ برادر! بعض لوگوں نے جب اپنی جہالت اور شاطرانہ سوچ سے مغلوب ہوکر، قرآنِ کریم کے ترجمہ میں خِیانت سے کام لیا، اور اس میں اپنے باطل عقائد ونظریات، اور گمراہ کن اَفکار کی آمیزش کی، تب امام اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے کثیر دینی مصروفیات کے باوُجود ترجمۂ قرآن "کنزالایمان" کی صورت میں مسلمانوں کی نظریاتی اصلاح فرمائی، اور "تمہیدِ ایمان" کے ذریعے مسلمانوں کوان کے شُرور وفتن سے آگاہ فرماکر، ان کی صحبت وہمنشینی سے دُور رہنے کاحکم دیا۔

فقہی رہنمائی کے حوالے سے بات کی جائے، تو امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے "فتاوی رضویہ" کی صورت میں ہزارہا فقہی مسائل اور فتاوی کے ذریعے امت کی اصلاح فرمائی، آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا یہ فتاوی جدید ایڈیشن میں تیس ۳۰ جلدوں پر مشتمل ہے، جس کے تقریبًا بائیس ۲۲ ہزار صفحات ہیں، جبکہ یہی فتاوی ۱۴۳۸ھ/۲۰۱۶ء میں جدید تحقیق وتنقیح وکمپوزنگ، نیز ۱۰۳ اضافی فتاوی، ۱۷ نئے رسائل، اور جدید فقہی ترتیب کے ساتھ بائیس ۲۲ جلدوں میں، ادارۂ اہلِ سنّت کراچی سے بھی شائع ہوچکا ہے۔ ع

مسلکِ حق کی ضمانت ہے تِرا نام رضا     شانِ تحقیق ادا کر گیا خامہ تیرا[2]

(۱) دیکھیے: "بیاضِ پاک "نذرانۂ عقیدت، ص۶۲۔
(۲) دیکھیے: "بیاضِ پاک "نذرانۂ عقیدت، ص۶۲۔

# مسلمانوں کی سیاسی رہنمائی

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! ۱۹۲۰ء میں ابوالکلام آزاد اور ہندو رَہنما مسٹر گاندھی نے جب یہ تجویز پیش کی، کہ انگریزوں کو ہندوستان سے بھگانے، اور انہیں مُعاشی اعتبار سے نقصان پہنچانے کے لیے، غیر ملکی مال کا بائیکاٹ (Boycott) کیا جائے، اور مسلم ہندو اتحاد (یعنی ایک قومی نظریہ) کے ذریعے انگریزوں کے خلاف عدم تعاوُن کی باقاعدہ تحریک چلائی جائے۔ اسے تحریکِ ترکِ مُوالات کا نام دیا گیا، اس تحریک میں اکثر مسلم اکابر نے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

امام اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حکمِ شریعت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے، اس تحریک کی مخالفت فرمائی، اور ایک عظیم مصلحِ اُمت کی حیثیت سے، سیاسی سطح پر بھی مسلمانوں کی رَہنمائی کا فریضہ انجام دیا۔ امام اہلِ سنّت کی جانب سے تحریک ترکِ مُوالات کی مُخالفت کی وجہ یہ ہرگز نہیں تھی، کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کے قائل نہیں تھے، امام اہلِ سنّت ترکِ مُوالات کے قائل تھے، لیکن انگریزوں سے نفرت وعداوت کی آڑ میں ہندوؤں اور دیگر کفّار ومشرکین سے ایسی محبت کے ہرگز رَوادار نہیں تھے، جس کے باعث کفر وشرک، حلال وحرام کی تمیز، اور دینی بنیاد پر باہم سارے امتیازات یکسر مٹا دیے جائیں، اور ہماری آنے والی نسلیں ہندو مسلم دوستی، اور ہندوستانی قومیت کے نام پر، اِرتداد واِنحراف اور دین بیزار اَفکار ونظریات کی شکار ہو جائیں!۔

امام اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس جُداگانہ مَوقف پر بعض لوگوں نے اپنی کوتاہ بینی سے غلط رائے قائم کی، اور امامِ اہلِ سنّت کو انگریزوں کا حامی قرار دیا، جبکہ وقت نے بالآخر یہ ثابت کر دکھایا کہ امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مَوقف ہی دُرست تھا!۔

ہندو مسلم اتحاد کے حامی اور تحریک ترکِ مُوالات کے بزرگ رَہنما، جناب مولانا محمد علی جوہر، اور مولانا شوکت علی جوہر نے، حاضرِ خدمت ہو کر امامِ اہل سنّت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو جب اپنی اس تحریک میں شمولیت کی دعوت دی، تو امامِ اہلِ سنّت نے صاف انکار فرمایا، اور ارشاد فرمایا: "مولانا میری اور آپ کی سیاست میں فرق ہے، آپ ہندو مسلم اتحاد کے حامی ہیں، میں مخالف ہوں، مولانا میں ملکی آزادی کا مخالف نہیں، ہندو مسلم اتحاد کا مخالف ہوں"[1]۔

امام اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس جواب سے صاف پتہ چلتا ہے، کہ تحریک ترکِ مُولات میں شمولیت سے انکار، اور اس کی وجہِ مخالفت ہندو مسلم اتحاد، اور ایک قومی نظریہ تھا، نہ کہ انگریز دوستی!۔

امام اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر انگریز دوستی کا اِلزام مذہبی تعصب، اور تاریخی حقائق سے عدم آگاہی کا نتیجہ ہے؛ کیونکہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ برطانوی دَورِ حکومت میں وہ واحد شخصیت تھے جن کی انگریز دشمنی مشہور تھی، آپ نے زندگی بھر انگریزوں کی حکمرانی کو تسلیم نہیں کیا۔ جارج پنجم (George V) کی تصویر پر مشتمل ڈاک ٹکٹ (postage stamp) کو ہمیشہ اُلٹا لگایا[2]۔

امام اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے متعلق یہ بھی مشہور ہے، کہ آپ نے انگریزوں کی کورٹ (عدالت) میں کبھی حاضری نہیں دی، ایک بار آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کسی مقدّمہ کے

---

(۱) "فاضل بریلوی اور ترکِ مُوالات" پس منظر، ص۴۵۔

(۲) دیکھیے: "مقالاتِ سعیدی" برصغیر کی سیاست اور علمائے اہلِ سنّت، اعلیٰ حضرت کی انگریزوں سے نفرت، ص۴۹۸، ۴۹۹۔

سلسلہ میں کورٹ بھی طلب کیا گیا، مگر امام اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے توہینِ عدالت کے باوُجود حاضری نہ دی، اور ارشاد فرمایا: "میں انگریز کی حکومت ہی کو جب تسلیم نہیں کرتا، تو اس کے عدل و انصاف اور عدالت کو تسلیم کیسے کروں؟" کہتے ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو گرفتار کر کے کورٹ پیش کیے جانے کے اَحکام بھی جاری کیے گئے، حتی کہ بات اتنی بڑھ گئی کہ مُعاملہ پولیس کے ہاتھ سے نکل کر فوج تک جا پہنچا، مگر امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جانثار ہزاروں کی تعداد میں سر سے کفن باندھ کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر کے سامنے کھڑے ہو گئے، بالآخر انگریزی کورٹ کو اپنا حکم واپس لینا پڑا"[1]۔

امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی انگریز مخالفت سے متعلق ایک واقعہ یہ بھی ہے، کہ ایک انگریز کمشنر (Commissioner) نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ۳۵ مربع[2] (۸۷۵ ایکڑ) زمین پیش کرنا چاہی، جس پر آپ نے ارشاد فرمایا: "انگریز اپنی تمام حکومت مجھے دے دے، تو بھی میرا ایمان نہیں خرید سکتا"[3]۔ جب امام اہلِ سنّت کی انگریز دشمنی کا یہ عالَم ہے، تو پھر اُن پر انگریز دوستی کا اِلزام لگانا کہاں کا انصاف ہے؟!۔

میرے محترم بھائیو! جس وقت بڑے بڑے علماء، تحریکِ ترکِ مُوالات کے حامی تھے، اور مذہبی تعلیمات سے بالاتر ہو کر صرف ہندوستانیت کے نام پر، اس تحریک

---

(۱) دیکھیے: "ہفت روزہ الفتح" ۱۴ مئی ۱۹۷۶ء، ص۱۷۔ و "مقالاتِ سعیدی" ص۹۹، ملخّصاً۔

(۲) ایک مُربّع زمین ۲۵ ایکڑ پر مشتمل ہوتی ہے، جبکہ ایک ایکڑ میں ۸ کنال، اور ایک کنال میں ۲۰ مَرلے مَرلے ہوتے ہیں، اور ایک مَرلہ عام طَور پر تقریبًا 272.25 مُربّع فٹ (30.25 گز) پر مشتمل ہوتا ہے، البتہ آج کل ایک مَرلہ زمین کا سائز (Size) مختلف مقامات پر مختلف ہے۔

(۳) دیکھیے: "ماہنامہ الحبیب" اکتوبر ۱۹۷۰ء۔ و "مقالاتِ سعیدی" برصغیر کی سیاست اور علمائے سنّت، اعلیٰ حضرت کی انگریزوں سے نفرت، ص۹۹، ملخّصاً۔

کے لیے کام کررہے تھے، ایسے میں تحریک کی مخالفت کوئی معمولی بات نہیں تھی، مگر امام اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے تمام متوقع خدشات والزامات کی مطلقاً پرواہ نہیں فرمائی! بلکہ کفّار ومشرکین سے مُعاملات ومُوالات سے متعلق، اَحکامِ شرعیہ کو جن لوگوں (مسٹر گاندھی، نہرو، اور ابوالکلام آزاد وغیرہم) نے باہم خلط ملط کیا، اور ہندو مسلم اتحاد کا نعرہ بلند کرکے، دوقومی نظریہ کے خلاف سازش کی، امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ان سب کو بے نقاب کیا! نیز مسلمانوں کو ایسے لوگوں کا اصلی چہرہ دکھاتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"ترکِ مُعاملت (انگریزوں سے لین دین اور تجارت وغیرہ) کو ترکِ مُوالات (دوستی اور بھائی چارہ) بناکر، قرآن عظیم کی آیتیں -جو ترکِ مُوالات میں ہیں- سوجھیں! مگر فتوائے مسٹر گاندھی سے ان سب میں اِستثنائے مشرکین کی پچر لگالی: کہ آیتیں اگرچہ عام ہیں مگر ہندوؤں کے بارے میں نہیں، ہندو تو ہادیانِ اسلام ہیں، آیتیں صرف نصاریٰ کے بارے میں ہیں، اور نہ کُل نصاریٰ، فقط انگریز! اور انگریز بھی کل تک ان کے مورد نہ تھے، حالتِ حاضرہ سے ہوئے، ایسی ترمیمِ شریعت وتغییرِ اَحکام وتبدیلِ اسلام کا نام خیر خواہی اسلام رکھا ہے! ترکِ مُوالاتِ کفّار میں قرآنِ عظیم نے ایک دو، دس بیس جگہ تاکیدِ شدید پر اِکتفانہ فرمائی، بلکہ بکثرت جابجا کان کھول کھول کر تعلیمِ حق سنائی، اور اس پر بھی تنبیہ فرمادی کہ: ﴿قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ﴾[1] "ہم نے تمہارے لیے آیتیں صاف کھول دی ہیں، اگر تمہیں عقل ہو!" مگر توبہ! کہاں عقل اور کہاں کان! یہ سب تو ودادِ ہُنود پر قربان! لاجَرم ان سب

(١) پ ٤، آل عمران: ١١٨.

سے ہندوؤں کا اِستثناء کرنے کے لیے، بڑے بڑے آزاد لیڈروں نے قرآنِ عظیم میں تحریفیں کیں! آیات میں پیوَند جوڑے! پیشِ خویش واحدِ قہّار کو اِصلاحیں دیں!"[1]۔

امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے نزدیک، تحریکِ ترکِ مُوالات کا فیصلہ اس لیے بھی غلط تھا؛ کہ آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے نزدیک اس تحریک کے نتیجے میں، مسلمان انگریزوں کی غلامی سے نکل کر ہندوؤں کے غلام بن جاتے، اور ان کے ساتھ ان کا اُٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا زیادہ ہو جاتا، اور یہ چیز مسلمانوں کے ایمان کے لیے زہرِ قاتل ہے، لہذا آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا مَوقف یہ تھا، کہ مُوالات تو ہر کافر و مشرِک سے مطلقاً حرام ہے، چاہے وہ انگریز ہو یا ہندو، تو پھر یہ کیسی ترکِ مُوالات ہے جسے انگریزوں کے ساتھ ناجائز، اور ہندوؤں کے ساتھ رَوا (جائز) رکھا جا رہا ہے؟!

ترکِ مُوالات سے متعلق قومِ مسلم کی رَہنمائی اور اِصلاح کرتے ہوئے، امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے ارشاد فرمایا: "شرع شریف میں ہر کافر سے مطلقاً ترکِ مُوالات کا حکم ہے (چاہے وہ) مجوس (آتش پرست) ہوں یا ہنود، نصاریٰ (ہوں) یا یہود ...، (قرآنِ کریم میں) صاف ارشاد ہوا: ﴿لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ﴾[2] "مسلمان مسلمانوں کے سوا کافروں کو دوست نہ بنائیں، اور جو ایسا کرے اسے

---

(۱) "فتاوی رضویہ" کتاب السیر، مُوالات کی بحث، ۱۱/ ۴۹۰۔

(۲) پ۳، آل عمران: ۲۸.

اللہ سے کچھ علاقہ (تعلق) نہیں!"۔اور صاف تر فرما دیا: ﴿وَمَنۡ يَتَوَلَّهُمۡ مِّنۡكُمۡ فَإِنَّهُۥ مِنۡهُمۡ﴾[1] "جو تم میں ان سے دوستی کرے، وہ انہیں میں سے ہے!"۔

ان ساختہ لیڈروں نے مُعاملت کا نام مُوالات رکھ کر، اسے تو مطلقًا حرام بلکہ کفر ٹھہرایا، اور مشرکوں سے مُوالات بلکہ اتحاد، بلکہ ان کی غلامی واِنقیاد کو حلال، بلکہ مُوجبِ رِضائے الٰہی بنا لیا، ہر طرح اللہ ورسول وشریعت پر سخت اِفتراء (جھوٹ) کیا"[2]۔

## اسلامی نظامِ معیشت سے متعلق تجاویز

حضراتِ محترم! آج دنیا بھر کی معیشت پر یہود ونصاری کا قبضہ ہے، عالمی سطح پر تجارتی لین دَین کے لیے ڈالر (Dollar)، اور یورپی کرنسی یورو (Euro) کا استعمال ہو رہا ہے، گاڑیوں سے لے کر بسکٹ (Biscuit) تک، ہم ہر ضروری اور غیر ضروری چھوٹی بڑی چیز، غیر مسلم ممالک سے درآمد کر رہے ہیں، ہمارا سارا سرمایہ اور تجارتی نفع غیر مسلموں کو جا رہا ہے، ان کے ملکی خزانے دن بدن بڑھتے جا رہے ہیں، وہ ہمارے ملکوں سے ہی کمائے ہوئے سرمائے کے ذریعے، اسلامی ممالک پر جنگیں مُسلّط کر رہے ہیں، ہمارے نوجوان کو دہشتگرد بنا رہے ہیں، ہماری خواتین اور بچوں کو بے گناہ شہید کر رہے ہیں، اسلامی ممالک سے کمائی ہوئی دولت، ہمیں ہی قرض میں دے کر اپنا مقروض بنا رہے ہیں، ہمیں عالمی بینک (World Bank)، اور آئی -

---

(۱) پ٦، المائدة: ٥١.

(۲) "فتاوی رضویہ" کتاب الحظر والاِباحۃ، ۱۵/۶۴، ملتقطاً۔

ایم -ایف (I. M. F) کے شکنجے میں جکڑکر، ہمارے ملک کے داخلی مُعاملات اور پالیسیوں (Policies) پر اثرانداز ہورہے ہیں!۔

امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ایک دُور اندیش پیشوا تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ایک سو۱۰۰سال قبل ہی یہود ونصاری کے اس مُعاشی شکنجے سے نَجات کی صورت بیان فرمائی، اور مسلمانوں کی رہنمائی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: "(مسلمان) اپنی قوم کے سوا کسی سے کچھ نہ خریدتے؛ کہ گھر کا نفع گھر ہی میں رہتا، اپنی حرفت وتجارت کو ترقی دیتے؛ کہ کسی چیز میں کسی دوسری قوم کے محتاج نہ رہتے، یہ نہ ہوتا کہ یورپ وامریکہ (Europe and America) والے چھٹانک بھر تانبا (Copper) کچھ صناعی کی گڑھنت (Industrial fabrication) کرکے، گھڑی وغیرہ نام رکھ کر آپ کو دے جائیں، اوراس کے بدلے پاؤ بھر چاندی (Silver) آپ سے لے جائیں "[1]۔

## غَور وفکر کا مقام

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! اگر ہم نے امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی تجاویز پر عمل کرتے ہوئے، اسلامی نظامِ معیشت اپنایا ہوتا، تو آج ہمارے قومی خزانے خالی نہ ہوتے، ہمارے ملک وقوم کا وقار مجروح کرنے کی کسی کو جرأت نہ ہوتی، کوئی دینِ اسلام کے ماننے والوں کو دہشتگرد قرار نہ دیتا، کوئی ہماری ماؤں بہنوں کے چہروں سے نقاب وحجاب نہ کھینچتا! لہذا اب بھی وقت ہے کہ ہم امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی تعلیمات کو اپنے لیے مشعلِ راہ بنائیں، کفّار ومشرکین کے بجائے اسلامی ممالک

---

(۱) "فتاوی رضویہ" کتاب السیر، رسالہ "تدبیرِ فلاح ونَجات واِصلاح" ۱۱/۱۰۶۔

سے تجارت کریں، مسلم ممالک کے ساتھ سفارتی تعلقات میں بہتری لائیں، عالمی اُمور (Global Issues) پر تمام مسلم حکمران مشترکہ مَوقف اور پالیسی اختیار کریں، یہود و نصاریٰ سے مُوالات اور دوستی نہ کریں، ان کے ساتھ ضرورت سے زیادہ تعلقات قائم نہ کریں، ان کی صحبت و ہمنشینی سے اجتناب کریں، خارجہ اُمور کے ساتھ ساتھ اپنے داخلی مسائل پر بھی توجّہ دیں، بحیثیت مسلم شہری اپنے اندر پائی جانے والی مُعاشرتی برائیوں کو دُور کریں، اصلاحِ مُعاشرہ میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں، تصوّف و طریقت کے نام پر جاہل و گمراہ ڈبہ پیروں سے نَجات حاصل کریں، باعمل اور حقیقی بزرگانِ دین کا ادب واحترام کریں، اپنے خانقاہی نظام کی اصلاح کریں، عقیدۂ ختمِ نبوّت کی پاسداری کریں، مصطفی جانِ رحمت ﷺ کی عزّت و ناموس پر پہرہ دیں، اپنے عقائد، اَعمال، اَفکار اور نظریات کی اصلاح کریں، اپنی بداعمالیوں کو دُور کریں، اور امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی پیروی کرتے ہوئے، مُعاشرے میں جنم لینے والی نت نئی برائیوں اور فتنوں کی بیخ کنی میں اپنا مثبت کردار ادا کریں!۔

## دعا

اے اللہ! ہم سب کو امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا قدّس سرّہٗ کے فیوض و برکات سے مالا مال فرما، ہمارے عقائد واَعمال میں پختگی عطا فرما، ہمیں مُعاشرتی برائیوں سے محفوظ فرما، جاہل پیروں، فقیروں اور ڈھونگی بابوں سے نَجات عطا فرما، حقیقی اولیائے کرام کی صحبت نصیب فرما، علمائے دین کا اَدب واحترام کرنے کا جذبہ عنایت فرما، مختلف فتنوں کے رُوپ میں یہود و نصاریٰ کی طرف سے دینِ اسلام کے خلاف سازشوں کو ناکام بنا، اور امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے، اور انہیں عام کرنے کا جذبہ و سوچ عنایت فرما!۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سستی وکاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحُسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کر دے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلَسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی

عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کواُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.